www.wilayattimes.com

اشاعت کا تیسرا سال

ہفت روزہ

ولایت ٹائمز

WILAYAT TIMES

اللہ کی ولایت مومنین اور متقین پر ہے وہ انھیں تاریکی سے روشنی کی طرف نکال لاتا ہے

جلد:04 ☆ شمارہ نمبر:33 ☆ تاریخ:13 اگست 2018 تا 19 اگست 2018ء بمطابق 29 ذوالقعدۃ 6 ذوالحجۃ 1439ھ ☆ صفحات:16

'دفعہ 35 اے گئی تو کشمیر فلسطین بن جائے گا'

ریاض مسرور

انڈیا کے آئین میں جموں کشمیر کی خصوصی شہریت کے حق سے متعلق دفعہ 35-A کا مسئلہ کشمیر سے بھی پرانا ہے۔ اس قانون کی رو سے جموں کشمیر کی حدود سے باہر کسی بھی علاقے کا شہری ریاست میں غیر منقولہ جائیداد کا مالک نہیں بن سکتا، یہاں نوکری حاصل نہیں کر سکتا اور نہ کشمیر میں آزادانہ طور سرمایہ کاری کر سکتا ہے۔ یہ قوانین ڈوگرہ مہاراجہ ہری سنگھ نے سنہ 1927 سے 1932 کے درمیان مرتب کیے تھے اور ان ہی قوانین کو سنہ 1954 میں ایک صدارتی حکم نامے کے ذریعہ آئین ہند میں شامل کر لیا گیا۔ انڈیا کی ہندو قوم پرست جماعت بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) گذشتہ 70 سال سے کشمیر سے متعلق انڈین آئین میں موجود ان تمام حفاظتی دیواروں کو گرانا چاہتی ہے جو جموں کشمیر کو دیگر بھارتی ریاستوں سے منفرد بناتی ہیں۔ مثال کے طور پر جموں کشمیر کا اپنا آئین ہے اور ہندوستانی آئین کی کوئی شق یہاں نافذ کرنی ہو تو پہلے مقامی اسمبلی اپنے آئین میں ترمیم کرتی ہے اور اس کے لیے اسمبلی میں اتفاق رائے ضروری ہوتا ہے۔ حالانکہ کشمیر کی خودمختاری کی اب وہ صورت نہیں رہی جو 70 سال قبل تھی۔ یہاں پاکستانی زیر انتظام کشمیر کی طرح وزیر اعظم ہوتا تھا اور صدر ریاست ہوتا تھا۔ لیکن اب دیگر ریاستوں کی طرح گورنر اور وزیر اعلی ہوتا ہے۔ تاہم 35-A کی آئینی شق ابھی بھی ریاست کے باشندوں کو غیر کشمیریوں کی بے تحاشا آبادکاری سے بچا رہی ہے۔ اسی شق کو بی جے پی کی حامی این جی او 'وی دا سٹیزنز' نے سپریم کورٹ میں چیلنج کیا ہے۔

سپریم کورٹ میں اس کیس کی سماعت کئی سال سے ہو رہی ہے اور اکثر اوقات سماعت موخر ہو جاتی ہے۔ آئینی ماہرین کا کہنا ہے کہ اگر کوئی فرد یا جماعت آئین کی کسی شق کو سپریم کورٹ میں چیلنج کرے تو حکومت ہند عدالت میں اس کا دفاع کرتی ہے۔ لیکن نریندر مودی کی قیادت والی بی جے پی حکومت نے ایسا نہیں کیا۔

ظاہر ہے بی جے پی بھی چاہتی ہے کہ جموں کشمیر کا بھارت کے ساتھ مکمل ادغام ہو، لہذا حکومت اس معاملے میں خاموش ہے اور عندیہ دیا جا رہا ہے کہ جو کچھ کرے گی سپریم کورٹ کرے گی۔ 6 اگست کو اس کیس کی سماعت تین میں سے ایک جج کی غیر حاضری کے باعث موخر ہوئی تاہم اگلی سماعت کی تاریخ 27 اگست مقرر کی گئی ہے۔

تجزیہ نگار کہتے ہیں کہ سپریم کورٹ یا تو ایک وسیع آئینی بینچ کا تعین کر کے اس معاملے پر دوبارہ غور کرے گی اور بعد ازاں یہ بھی ہو سکتا ہے کہ 35-A کو پارلیمنٹ میں بحث اور توثیق کے لیے ریفر کیا جائے۔ بی جے پی کے اعتراض کی بنیاد بھی یہی ہے کہ اس آئینی دفعہ کو 'چور دروازے' سے آئین میں داخل کرایا گیا اور پارلیمنٹ میں اس پر نہ بحث ہوئی اور نہ اس کی توثیق ہوئی۔

کشمیریوں کو خدشہ ہے کہ اگر آئین ہند میں موجود یہ حفاظتی دیوار گر گئی تو وہ فلسطینیوں کی طرح بے وطن ہو جائیں گے، کیونکہ کروڑوں کی تعداد میں غیر مسلم آبادکار یہاں بس جائیں گے، جو ان کی زمینوں، وسائل اور روزگار پر قابض ہو جائیں گے۔

یہ خدشہ صرف علیحدگی پسند حلقوں تک محدود نہیں۔ ہندنواز سیاسی حلقے بھی اس دفعہ کے دفاع میں پیش پیش ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ گذشتہ اتوار اور پیر کو کشمیر ہی نہیں بلکہ کرگل اور جموں کے بھی مسلم اکثریتی علاقوں میں سخت ترین ہڑتال کی گئی۔

تجزیہ نگار پروفیسر حمیدہ نعیم کہتی ہیں: 'دراصل بی جے پی مسئلہ کشمیر کو اپنے حساب سے حل کرنا چاہتی ہے۔ اسے لگتا ہے کہ کشمیریوں کے علیحدگی پسند جذبات کی بنیادی وجہ دفعہ 35-A ہے، اسے ختم کیا گیا تو سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا، کیونکہ بعد میں یہاں کی آبادی میں مسلمانوں کا تناسب حد درجہ گھٹ جائے گا۔'

ہندنواز جماعتوں نیشنل کانفرنس اور پیپلز ڈیموکریٹک پارٹی کا کہنا ہے کہ جموں کشمیر سنہ 1947 میں ایک خودمختار ریاست تھی جس نے بعض اختیارات ایک الحاق نامہ کے تحت بھارت کو دے دیے۔ ان میں دفاع، مواصلات اور کرنسی ہیں۔

نیشنل کانفرنس کے رہنما فاروق عبداللہ کہتے ہیں: 'اگر 35-A کو ختم کیا گیا تو الحاق بھی ختم ہو جائے گا۔' پی ڈی پی کی سربراہ اور سابق وزیر اعلی محبوبہ مفتی نے تو یہاں تک کہہ دیا ہے کہ 'اگر 35-A کو چھیڑا گیا تو کشمیر میں بھارتی ترنگا لہرانے والا کوئی کشمیری نہیں ہوگا۔'

پہلی جنگ عظیم کے بعد انڈیا کے پنجاب، ہریانہ اور دلی جبکہ پاکستان کے پنجاب اور سندھ سے لاکھوں لوگ کشمیر میں کاروبار کے سلسلے میں آتے تھے اور ان میں سے بیشتر یہاں آباد بھی ہو جاتے۔ 1927 میں جموں کے ہندو ڈوگروں نے اس وقت کے مہاراجہ ہری سنگھ سے کہا کہ اگر یہی سلسلہ جاری رہا تو جموں کشمیر کے پشتینی باشندے اقلیت میں بدل جائیں گے اور ان کی روزی روٹی بھی ختم ہو جائے گی۔ بعد ازاں کئی سال تک قانون سازی کی گئی اور حق باشندگی کا قانون یا سٹیٹ سبجیکٹ لا وجود میں آیا۔

جموں میں نیشنل کانفرنس کے رہنما دیویندر سنگھ رانا کہتے ہیں: 'دفعہ 35-A کو ختم کیا گیا تو جموں کے ڈوگروں کی شناخت ہی ختم ہو جائے گی۔ یہاں جموں کشمیر کی پولیس نہیں بلکہ پنجاب پولیس نظر آئے گی جو ڈوگروں پر ظلم کرے گی۔ نوجوانوں کے روزگار پر اثر پڑے گا، ہماری منفرد ثقافت کو بھارت سے آنے والے کروڑوں لوگ نگل لیں گے۔'

تجزیہ نگار ریاض ملک کا کہنا ہے کہ بی جے پی ہمیشہ مسلم بیشنگ اور ہندوتوا کارڈ کی بنیاد پر انتخابات لڑتی ہے۔ نریندر مودی کے چار سالہ دور اقتدار میں معیشت میں بہتری، روزگار، تعمیر و ترقی کے ضمن میں کچھ نہیں ہوا۔

انھوں نے کہا: 'پاکستان کے خلاف جارح پالیسی بھی تیغ کلامی تک محدود رہی۔ ایودھیا میں رام مندر بھی نہیں بن پایا۔ اب لے دے کے کشمیر بچتا ہے، جہاں بی جے پی اپنی نظریاتی فتح کا جھنڈا گاڑنا چاہتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ گذشتہ کئی برس سے کشمیر میں نہ صرف سخت ترین سکیورٹی پالیسی پر عمل ہو رہا ہے بلکہ کشمیر کے مسلم اکثریتی کردار پر بھی حملے ہو رہے ہیں۔'

دوسری جانب گذشتہ تین سال سے ہندنواز حلقوں کو شدید عوامی ناراضگی کا سامنا ہے۔ وہ بھی اس موقعہ کو غنیمت جانتے ہوئے عوامی ہمدردی بحال کرنے کی کوشش میں ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ علیحدگی پسندوں کی کال پر مظاہروں اور ہڑتال کی جو کال دی گئی تھی اس میں ان جماعتوں کے کارکنوں نے بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔

کیا بچوں سے بھری بس "ملٹری ٹارگٹ" ہے ؟

تسنیم خیالی

سعودی عرب اور اس کے اتحادیوں نے یمن میں تمام حدیں پار کر دیں اور اب یہ سمجھ سے بالاتر ہو گیا ہے کہ کس بے غیرتی سے سعودی اتحاد کے ترجمان ان فضائی کارروائیوں کو جائز قرار دے رہے ہیں جن میں معصوم بچے مارے جا رہے ہیں 4 سال ہونے کو ہیں سعودی اتحاد جدید ترین لڑاکا طیاروں کے ذریعے یمنی شہروں کو گنجان آباد علاقوں کو نشانہ بنا رہے ہیں اور حملوں کے بعد اس قاتل اتحاد کے ترجمان یہ کہتے ہیں کہ حملوں میں ملٹری ٹارگٹس کو نشانہ بنایا گیا ہے اور یہ حملے قانونی لحاظ سے جائز ہیں، کیا واقعی یہ حملے عالمی طور پر واضح کردہ جنگی قوانین کی خلاف ورزی نہیں؟

دو روز قبل سعودی اتحاد یمنی صوبہ صعدہ کے ایک علاقے میں معصوم بچوں سے بھری بس کو فضائی حملے میں نشانہ بناتے ہوئے سفاکیت کی ایک نئی تاریخ رقم کر دی ہے، اس حملے میں 43 افراد شہید جبکہ 63 زخمی ہو گئے، شہید ہونے والوں میں زیادہ بچے شامل ہیں حملے کے بعد سعودی اتحاد کے ترجمان کرنل ترکی المالکی نے اس حوالے سے پریس کانفرنس میں انتہائی سرد مہری اور بے حسی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا کہ یہ حملہ قانونی طور پر جائز ہے کیونکہ اس میں "ملٹری ٹارگٹ" کو نشانہ بنایا گیا ہے المالکی کے مطابق حملے میں سعودی علاقے جازان پر بیلسٹک میزائل داغنے والوں کو نشانہ بنایا گیا ہے جو کہ عالمی قوانین کے عین مطابق ہے!!!!

آپ کو یاد دلاتے چلیں کہ چند روز قبل سعودی اتحاد کے طیاروں نے الحدیدہ کے علاقے میں بھی ایک فضائی کارروائی کرتے ہوئے 55 شہریوں کو موت کے گھاٹ اتارتے ہوئے دیگر 170 کو زخمی کر دیا تھا، الحدیدہ میں گزشتہ متعدد ہفتوں سے شدید جھڑپیں ہو رہی ہیں اور ان جھڑپوں میں سعودی اتحاد زمینی، فضائی اور بحری فورسز کا بے لگام استعمال کر رہا ہے، اس کے باوجود وہ ابھی تک الحدیدہ کا کنٹرول حاصل نہیں کر سکے جس سے یہ ثابت ہو رہا ہے کہ سعودی اتحاد اپنا غصہ الحدیدہ کے شہریوں کو نشانہ بنا کر کم کرنے کی کوشش کر رہا ہے یعنی اتحاد کے لڑاکا طیارے جان بوجھ کر شہری اور بچوں کو نشانہ بنا رہے ہیں اور یہ بہانہ کہ شہری اور بچوں کو "غلطی" سے نشانہ بنایا گیا ہے جھوٹ اور بکواس ہے۔

یہاں ہم کرنل ترکی المالکی سے سوال کرتے ہیں کیا ان بچوں نے جازان پر بیلسٹک میزائل داغا تھا؟ کیا ان بچوں نے میزائل کو اسی بس سے داغا تھا جسے آپ کے طیاروں نے نشانہ بنایا تھا؟ اگر ایسا ہی ہے تو برائے مہربانی آپ اس کی تشریح کریں کہ ایسا کیسے ممکن ہو سکتا ہے؟ اور مہربانی فرما کر ایسی کوئی ویڈیو بھی دکھا دیں جس میں یہ بچے اپنی بس سے میزائل داغتے ہوئے دیکھے جا سکتے ہوں کیونکہ آپ لوگوں کے پاس تو ایسے کیمرے موجود ہیں جو آسمان سے ایک چیونٹی کی بھی ویڈیو بنا سکتے ہیں۔

عالمی "ریڈ کریسنٹ" کے ادارے نے اس بات کی تصدیق کی ہے کہ سعودی کے طیاروں نے ہی بچوں سے بھری بس کو نشانہ بنایا اور اس بات کو بھی دہرایا ہے کہ عالمی قانون جنگ کی حالت میں شہریوں کی جانوں کی حفاظت پر زور دیتا ہے، سعودی اتحاد 3 سال سے بھی زائد عرصے سے یہی دعوی کرتا آ رہا ہے کہ اتحاد کے لڑاکا طیارے تمام تر احتیاطات برتتے ہوئے حملے کرتے ہیں تاکہ شہریوں کو کم سے کم نقصان پہنچے یا پھر نقصان سے اجتناب کیا جائے، مگر صعدہ، الحدیدہ اور دیگر یمنی علاقوں میں ہونے والے قتل عام سے یہی ثابت ہو رہا ہے کہ سعودی اتحاد کے دعوے جھوٹے ہیں خاص طور پر بازاروں، مساجد، سکولز اور شادی ہالز کو نشانہ بنایا گیا۔

آخر میں ہم 10 لاکھ بار یہی کہیں گے کہ یمن کا معاملہ جنگ کے ذریعے حل ہونا ناممکن ہے اور اس اتحاد کو جان لینا چاہیے کہ فضائی کارروائیاں اور میزائلوں کے ذریعے کوئی نتیجہ حاصل نہیں ہوگا اور ہاں اس سفاکیت اور بربریت پر دنیا کی خاموشی زیادہ دیر تک جاری نہیں رہے گی اور نہ ہی سعودی اتحاد کے ترجمان کے بہانے کسی کو قائل کر سکیں گے، آپشن یہی ہے کہ سعودی اتحاد شرافت سے یمن سے نکلے نہیں تو وہ بے عزت ہو کر نکلنے پر مجبور ہوگا۔

بیٹے کو لڑکی کیا ملی، اماں کو بھی بھول گیا!

تحریر: ساحل عباس
طالب علم: ہائر ہائر اسکنڈری اسکول ماگام

عزیز من! کچھ دن پہلے کی بات ہے کہ میں بہت غمگین تھا گھر سے اداسی کی حالت میں نکلا۔ راستے میں ایک عورت کی نظر مجھ پر پڑی اور بولی بیٹے ٹھیک ہو۔

میں نے بعد از سلام عرض کی، اماں جان الحمد للہ شکر ہے اللہ تبارک وتعالیٰ کا میں ٹھیک ہوں۔

شام کا وقت تھا، آندھی چل رہی تھی، بجلی چمک رہی تھی اور اندھیرا چھا گیا تھا، میں نے کہا اماں جان آپ اس وقت کہاں جا رہی ہو سب خیریت سے ہے؟

وہ بے چین ہو کر عرض کرنے لگی میرے نور نظر چلو پہلے آپ سے گلے ملتی ہوں۔

اماں گلے ملی، پیشانی پہ بوسہ کیا اور سرد بھری آواز میں کہا یا اپنے بیٹے کے لئے کیا اسکی یاد جو آ رہی ہے۔ خیر سلامت رہو بیٹے اور ہاں اچھا کیا پوچھ رہے تھے آپ۔۔۔ میں کہاں جا رہی ہوں؟ بیٹے کی تھیں بس ادھر ہی۔۔۔ کچھ دوائیں لائی تھیں۔

اماں بولی اور ہاں دی جان کیسی ہے۔۔۔ الحمد للہ دعا ماں جان وہ بھی ٹھیک ہے۔

میں نے آہستہ آہستہ بولا: اماں بیٹا کیسا ہے ٹھیک تو ہے؟

ہنس کے بولی بیٹے دوست کا بھی تمہیں نہیں پتا کہ کیسا ہے زندہ یا مردہ؟

سر نیچے کر کے عرض کرنے لگا اماں جان ایسا نہیں بولتے۔

غصہ آ گیا اور کہنے لگی پھر کیا بولتے ہے؟ تمہارا تو وہ دوست ہے نا۔۔۔ ما کہ آپ بہت مشغول ہوتے ہو لیکن دوست سے دو منٹ بات نہیں کر سکتے ہو؟

اب میں کیسے بولتا کہ کوشش تو بہت کی پر وہ میرا فون ہی نہیں اٹھاتا ہے۔ میں ابھی سوچ ہی رہا تھا اماں بولی بیٹے کیوں کیا ہوا فون لگتا ہے کیا؟؟؟

راز کھول ہی دیا اور کہا اماں سچ تو یہ ہے کہ میں نے بہت کوشش کی کہ ایک مرتبہ اس سے بات ہو جائے تو اچھا ہوتا لیکن افسوس اس کو اب شاید میرا فون اٹھانا گوارا نہیں ہوتا۔

اماں جان سچ میں اسکی بہت یاد آ رہی ہے اگر آپ نے اٹھا نو تو آپ کے فون سے اس سے بات کر سکتا ہوں کیا؟

اتنا کہنا تھا کہ ماں کی آنکھوں سے آنسوں کا دریا جاری ہوا اور رو رو کے کہنے لگی جان جگر اگر وہ میرا فون اٹھاتا تو آپ سے گلے تھوڑی نا ملتی؟

میں بہت رو دیا جب وہ ماں آنکھوں میں آنسوؤں کی برسات کے ساتھ اپنی داستان غم سنا رہی تھی۔

خود کو روک نہ سکا اور وہاں سے جانا ہی مناسب سمجھ کر وہاں سے چل پڑا۔

وہ تین دن ہوئے دن کے بارہ بجے تھے مجھے ایک فون آیا دیکھا تو یہ کوئی اور نہیں بلکہ میرا وہی دوست تھا جو میرا فون اٹھانا میں گوارا نہیں کرتا تھا۔

خیر کچھ بات ہوئی تو کہنے لگا میرے دوست مجھے پیسوں کی سخت ضرورت ہے ہو سکے تو مجھے کچھ پیسے بھیج دو۔

میں کچھ بھی نہ بول سکا اور اتنے میں فون کاٹ دیا لیکن اسکی ماں کی وہ باتیں مجھے بہت رلاتی تھی گویا یہ سوچ کر سو گیا کہ کہیں میری زندگی کی یہ آخری رات نہ ہو۔

خیر صبح ہوئی اللہ کے کرم سے میں نیند سے اٹھ کر نماز ادا کرنے کے بعد اپنی پڑھائی میں مصروف ہوا اچانک موبائل ہاتھ میں لیا اور فیس بک سے یہ سچ پڑھی:

ایک دن کی بات ہے کہ ایک لڑکا کالج سے گھر کیلئے نکلا راستے میں بارش شروع ہوئی اور وہ بھیگ گیا جیسے ہی گھر پہنچا تو

بہن بولی: تھوڑی دیر رک نہیں سکتے تھے!!

بھائی بولا: کہیں سائیڈ میں رک جاتے!!

ابو بولے: بہت شوق ہے نا بارش میں بھیگنے کا!!

اتنے میں ماں آئی میرے سر پر تولیہ رکھا اور سرد بھری آواز میں بولی:

یہ بارش بھی نا۔۔۔ کچھ دیر کو رک نہیں سکتی تھی!! جو میرا بیٹا گھر آ جاتا۔

بس اتنا پڑھنا تھا کہ دوست کا فون آیا اور بولا: عباس بھائی کیا کیا۔۔۔ پیسوں کا انتظام ہوا کہ نہیں؟؟؟

میں نے بات ٹال کر کہا: بھائی جان آپ کی والدہ محترمہ سے کچھ روز پہلے بات ہوئی تو اس نے ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ آپ جناب اس سے بات ہی نہیں کرتے ہو۔

دوست بڑے پیار سے بولا: عباس آپ بھی نا۔۔۔ آپ تو بخوبی اس حقیقت سے واقف ہی ہو کہ میں شام کے وقت اپنے کام میں بہت مشغول ہوتا ہوں۔ میری ماں کو بھی شاید اور کوئی کام نہیں ہوتا ہے جو وہ شام کے ہی وقت فون کرتی ہے۔ اب آپ خود ہی بولو کہ میں کیا کروں۔

بھائی جان کام اور وہ بھی شام کے وقت؟؟؟

جی ہاں بھائی جان اور کیا۔

لیکن جناب عالی کام بھی تو بول؟

عباس بھائی اصل تو یہ ہے کہ میں کسی کام میں نہیں بلکہ فون کرنے میں مشغول ہوتا ہوں اور ہاں جس سے میں بات کرتا ہوں وہ کوئی اور نہیں بلکہ میری جگر کا ایک ٹکڑا ہے!!!

میں یہ سمجھ کر خاموش بیٹھا کہ وہ یا تو اسکی بہن ہوگی یا کوئی اور رشتہ دار!!

خیر میں نے آخر بول ہی دیا کہ پھر کیا ہوا اسکا فون کچھ وقت کیلئے کاٹ نہیں سکتے ہو جو ماں سے بات کر پاؤ گے۔

میرا اتنا ہی کہنا تھا وہ بولا:

بھائی کیا بات کر رہے ہو آپ تو جانتے ہی ہو کہ یہ سرینگر والے کیسے ہوتے ہیں۔ وہ کہاں سمجھے گی کہ میری ماں ہوگی۔

میں حیران ہوا کہ اسے پرواہ کہ ان کا کوئی سرینگر میں بھی رشتہ دار ہے کیا۔

میں نے اس سے جب پوچھا کہ یہ سرینگر والا کون سا رشتہ دار ہے آپ کا تو کہنے لگا:

بھائی جان یہ کوئی اور نہیں بلکہ میری محبوبہ (گرل فرینڈ) ہے؟

عزیز و اصل تو یہ ہے: بیٹے کو لڑکی کیا ملی، وہ اپنی ماں کو بھی بھول گیا!!!

عزیز من! اب غور طلب بات یہ ہے کہ یہ نوجوان اس وقت لڑکی سے ماں کے فون کو ٹال دیتا ہے۔ اس وقت خدا کے اللہ تعالیٰ کے سامنے جواب دہ ہونے کا خیال ہے نہ اسے موت یاد ہے۔

وہ نوجوان اسی خیال میں گم ہے کہ شاید مجھے عیش و آرام کی ہی زندگی بسر کرنی ہے لیکن افسوس! اس نوجوان کو پتہ نہیں کہ یہ زندگی بس چار دن کی چاندنی اور پھر اندھیری رات ہے۔ اے نوجوان اس وقت وہ ماں جس نے تجھے نو ماہ پیٹ میں پالا تجھ سے بہت پیار کرتی ہے۔ اے نوجوان آپ کو پتہ ہے کہ آپکی ماں نے تجھے پیٹ میں کیسے رکھا؟

اس دوران کیا کیا ذہنی اور جسمانی اذیتیں برداشت کیں۔ آپ نے اس کا اندازہ بھی لگایا ہے کہ آپ کی پیدائش سے لیکر ساری زندگی ایک ماں کن کن کیفیات اور مراحل سے گزرتی رہی۔ اے نوجوان اولاد کا پیار ماں کو جگائے رکھتا ہے۔ بچے بیمار ہو جائے تو تڑپ جاتی ہے ماں، ذرا سی چوٹ لگ جائے تو ماں جان نثار کر دیتی، خود بے آرام رہتی لیکن بیٹے کو آرام دیتی، خود دھوپ میں اور بیٹے کو سایہ دیتی بقول شاعر:

موت کی آغوش میں جب تھک کے سو جاتی ہے ماں
تب جا کے سکوں تھوڑا سا پاتی ہے ماں

نوجوان فون کو ایک لمحہ دور رکھ کر اپنے دل پر پڑے غفلت کے پردے اور آنکھوں سے وہ پٹی ہٹا دے۔ جس سے آپ کو اپنی جنم دینے والی ماں نظر نہیں آتی۔

اے نوجوان! اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) کا فرمان ہے:

"اگر میری ماں زندہ ہوتی، میں نماز میں اللہ کے حضور کھڑا ہوتا۔ ماں آواز دیتی میں نماز چھوڑ کر دوڑ کے ماں کے پاس جاتا اور دنیا والوں کو بتاتا کہ ماں کی عظمت کیا ہوتی ہے۔"

اے نوجوان! ایک دن ضرور آئے گا جب قبر بند ہوگی اور تو اندھیرے گھر میں اکیلا ہوگا۔ تب تو بیتے وقت کو پکارنے لگے گا لیکن چونکہ تو واپس نہ آ پائے گا پھر تمہیں سوائے پچھتاوے کے کچھ حاصل نہ ہوگا۔ شاید آپ کی قبر سے پھر یہ صدا ضرور آئے گی کہ افسوس! دنیا میں فانی چیزوں سے دل لگا کر میں نے وقت ضائع ہی کیا۔

میں ناچیز طالب علم یہ بات واشگاف الفاظ میں لکھنے کی جسارت کر رہا ہوں کہ بے شک ماں ایک ایسی عظیم نعمت ہے جسے ہر وقت اپنے بچے کی فکر لگی رہتی ہے۔ جاؤ! ماں کے سامنے جاؤ اس سے بات کرو اس کے چہرے پر پیار بھری نگاہ ڈالو کیونکہ حضور اکرم (ص) نے فرمایا: "ماں باپ کے چہرے پر پیار بھری ایک نگاہ ڈالنا حج اکبر کے برابر ہے۔"

اے نوجوان! تو گہری نیند میں سو گیا ہے نیند سے جاگ اور اٹھ کر اپنی ماں کی باتیں سن اور اس کی دعائیں مان لے قبل از اسکے کہ وہ روز آئے گا جب تو کہے گا کاش! میں نے وقت پر ماں کی باتیں مان لی ہوتی۔

اے نوجوان! شاید اک روز آئے گا جب تو یہ سوچ کر روئے گا کہ جوانی میں میں بہت خوبصورت تھا، میرا چہرہ سرخ تھا، جسم بھرا بھرا تھا، آنکھیں رس بھری تھیں۔ نوجوان وہ دن دور نہیں جب تمہیں یاد آئے گا کہ میرے دانت موتیوں کی طرح چمکتے تھے۔ میں کس قدر جوانی میں خوش ہوتا تھا لیکن اس وقت ماں باپ آپ کے ساتھ نہ ہوں گے اس وقت سوائے پچھتاوے کے کچھ حاصل نہیں ہونے والا۔

نوجوان یاد رکھو زندگی میں ہر مسافر کا ساز و سامان لٹ جاتا ہے۔ جوانی کا زور، قوت بینائی، قوت سماعت اک روز ساتھ چھوڑ دیتی ہے، ٹانگیں جسم کا بوجھ اٹھانے سے انکار کر دیتی ہے۔ نوجوان تمہاری یہ شان و شوکت ہمیشہ رہنے والی نہیں ہے۔ اس دنیا سے کوئی صحیح سلامت واپس نہیں لوٹا قیامت کے روز اگر تمہاری ماں اللہ تعالیٰ سے تمہارے ہر ظلم و ستم کے لئے انصاف طلب کرے گی پھر تو کیا کرے گا؟؟؟

عزیز بھائیوں اور بہنوں جس جس کے ماں باپ زندہ ہیں وہ انہیں بوجھ سمجھنے کی بجائے اللہ کی رحمت سمجھ کر جس قدر سمیٹ سکتا ہے سمیٹ لے۔ اس سے پہلے کہ وہ موت کی آغوش میں چلے جائیں اور آپ کے پاس پچھتاوے کے سوا کچھ بھی نہ ہو۔ بقول شاعر:

بچے فریب کھا کے چٹائی پہ سو گئے
اک ماں ابالتی رہی پتھر تمام رات

بِاَیِّ ذَنبٍ قُتِلَت

بچوں کا قتل عام اور سیرت بانیِ اسلام

اے یمن میں بارود کی نظر ہو جانیوالے ننھے پھولو، تمہارے خون کا حساب دنیا میں بھی ہوگا اور آخرت میں اللہ کے سامنے تمہیں بلایا جائیگا اور تمہاری پکار عدل الٰہی کی زنجیریں ہلا رہی ہوگی۔ اسوقت تمہیں انصاف ملے گا، کیونکہ وہاں مفادات کا ٹکراؤ نہیں ہوگا، وہاں قومی مفاد نہیں ہوگا، وہاں طاقتور مظلوم ہوگا، وہاں فیصلہ کرنیوالا وہی ہوگا جو گواہ بھی ہے۔ وہاں تمہیں پورا پورا انصاف دیا جائیگا۔

تحریر: ڈاکٹر ندیم عباس

آج ہر چیز برائے فروخت ہے۔ مذہب، قوم، رشتے غرض ہر چیز کی بولی لگی ہے۔ میں حیران ہوتا تھا کہ یہ کیسے ممکن ہے نبی مکرمؐ کی رحلت کے فقط پچاس سال بعد ایسے ملعون دین پیدا ہو جائیں، جو نواسہ پیغمبر حضرت امام حسینؑ کے قتل کے حکم کو شریعت اسلامی کا فریضہ قرار دیں۔ جب اسلام کے نام پر معصوم انسانوں کے قتل عام کو دیکھا یقین آ گیا ہے کہ جب قتل جیسا جرم تکبیر کے ساتھ ہو سکتا ہے تو نواسہ پیغمبرؐ کے قتل کا فتویٰ بھی جاری ہو سکتا ہے۔ یمن میں پچاس ماؤں کی گودیں اجاڑ دی گئیں، پچاس بہنوں کے بھائی چھین لئے گئے، کیسے پچاس باپ ہاتھوں میں ننھے پھول لئے داخل خانہ ہوئے ہوں گے؟ لاشیں بھی کیا ہوں گی؟ ٹکڑے ہوں گی

کیونکہ بمباری کے نتیجے میں لوہے کی بس کی حالت خراب ہے تو اس میں موجود پھول سے بچوں کا کیا ہوا ہوگا؟

یہ سوچ کر کلیجہ منہ کو آتا ہے کہ کس طرح صبح صبح بڑی امیدیں لے کر یہ بچے عازم سکول ہوئے ہوں گے؟ جانے کن کن خیالات کو ذہنوں میں سموئے ہوں گے؟ بچے تو بچے ہوتے ہیں نا، وہ تو جہازوں کو دیکھ کر خوش ہوتے ہیں، ہاتھ لہراتے ہیں، یقیناً خادم حرمین شریفین کی حکمتوں کی سربلندی کے لئے اڑتے ان جہازوں کو دیکھ بھی ہاتھ لہرا ہوگا اور پھر اسلام کی سربلندی اور دشمنان اسلام کی تباہی کے لئے قائم چالیس رکنی اتحاد کے کلمہ گو مسلمانوں نے ان ننھے منے اسلام دشمنوں پر بمباری کر کے انہیں ابدی نیند سلا دیا، تاکہ آل سعود کی حکومت سربلند رہے، امریکہ اور اسرائیل سکون میں رہیں، کیونکہ جو کام انہوں نے کرنا تھا، وہ کام یہ اسلام کے نام پر کر رہے ہیں۔ یقیناً اس قتل عام نے آل سعود کی سلطنت کی بنیادوں پر گہرا اثر چھوڑا ہوگا۔

میں آج بھی اے پی ایس کے بچوں کی تصاویر نہیں دیکھ سکتا، آج بھی کوئی ایسا ترانہ نہیں سن سکتا، جس میں ان کا ذکر آ جائے اور سوچتا ہوں کہ وہ مائیں اور بہنیں تو زندہ درگور ہو گئیں ہوں گی، جن کے یہ پھول تھے۔ کاش پروردگار بچوں کے دکھ کو انسانوں میں برابر بانٹ دیتا اور شیعہ بچہ، سنی بچہ، مسیحی بچہ، یہودی بچہ، کشمیری یا فلسطینی بچہ دیکھنے کی بجائے اسے انسان کا بچہ سمجھتے۔ بار بار نبی آخر الزمانؐ کا وہ واقعہ یاد آ جاتا ہے، جنگ میں چند بچے تلوار کی زد میں آ کر قتل ہو گئے، جب آپؐ تک یہ خبر پہنچی تو آپ کے چہرے کا رنگ تبدیل ہو گیا، بار بار فرمانے لگے پروردگار میں ان کے اس فعل سے بری ہوں، یعنی میرا اس کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے، کسی نے کہا یا رسول اللہؐ وہ تو کفار کے بچے ہیں، اس پر آپؐ نے فرمایا تو کیا ہوا، تھے تو بچے نا۔ ایسے نبی کو ماننے والے کی امت اور اسی کے مذہب کے نام پر بچوں کا قتل عام کرے، اس سے بڑا کوئی ظلم نہیں ہو سکتا۔ ظالمو تم قتل کرنے کی بات کرتے ہو حکم ہوا:

اختصر الصلوۃ اذا بکی صبیان فی الصلوۃ

اگر بچے رو رہے ہوں تو اپنی نماز کو مختصر کر دو۔

نبی مکرمؐ خطبہ دے رہے تھے، کیا دیکھتے ہیں کہ آپ کا نواسہ آ رہا ہے اور انتہائی کم سنی کا عالم ہے، چلتے ہیں تو پاؤں لڑکھڑا جاتے ہیں۔ آپؐ نے خطبہ چھوڑ دیا اور آ کر نواسے کو اٹھا لیا اور واپس خطبہ دینے لگے تو فرمایا سچ کہا پروردگار نے: انما اموالکم و اولادکم فتنۃ "بے شک تمہارے مال اور اولاد آزمائش ہے۔" نبی مکرمؐ کو بچوں سے بہت زیادہ پیار و محبت کرتے دیکھ کر اقرع بن حابس نے کہا: قال لی عشرۃ ابنا ماقبلت قط قال من لا یرحم لا یرحم (بخاری 5537) "میرے دس بیٹے ہیں اور میں نے کبھی کسی کا بوسہ نہیں لیا۔ آپؐ نے فرمایا جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔" جب آپؐ کے بیٹے حضرت ابراہیم کا انتقال ہوا تو آپؐ فرما رہے تھے: تدمع العین و یحزن القلب ولا نقول الا ما یرضی ربنا و انا بفراقک یا ابراھیم لمحزونون (بخاری شریف 1220) "آنکھوں میں آنسو اور دل حزین ہے مگر ہم صرف وہی کہیں گے، جس سے ہمارا رب راضی ہو۔ اے ابراہیم ہم آپ کی جدائی کی وجہ سے غم زدہ ہوں۔"

اللہ کے نبیؐ کو بیٹیوں سے بہت پیار تھا، آپؐ نے بیٹیوں کے بہت زیادہ فضائل بیان فرمائے کہ یہ اللہ کی رحمت ہے، جس کی دو یا تین بیٹیاں ہوں، وہ ان کی اچھی تعلیم و تربیت کر کے ان کی شادی کر دے تو وہ قیامت کے دن میرے ساتھ ہوگا۔ آپ کی محفل میں موجود ایک شخص اٹھا اور اس نے کہا یا رسول اللہؐ، اللہ نے مجھے زمانہ جاہلیت میں ایک بیٹی عطا کی تھی، اس کی ماں کو معلوم تھا کہ میں اس کی پیدائش پر خوش نہیں ہوں اور اسے قتل کرنا چاہتا ہوں، اس لئے وہ کسی وقت بھی بچی کو خود سے جدا نہ کرتی تھی۔ اسی طرح وہ تھوڑی سی بڑی ہوگئی اور مجھے پہچاننے لگی، ایک دن میں موقع پا کر اسے صحرا کی طرف لے گیا اور اسے زندہ دفن کرنے کے لئے گڑھا کھودنے لگا۔ وہ بچی میرے ساتھ کھیلنے لگی، جب میں گڑھا کھود چکا تو اسے اس میں ڈال کر ریت ڈالنے لگا، وہ مسکراتی اور مجھ پر ریت پھینکتی تھی، میں ریت پھینکتا گیا اور وہ اسی میں دب گئی۔

اللہ کے نبیؐ یہ سن رہے تھے تو ان کی آنکھیں ساون کے بادلوں کی طرح برس رہی تھیں۔ چہرہ مبارک مضطرب، قلب کا پتہ دیتا تھا، بچیوں کے لئے شدت کرب میں مبتلا اپنی حبیب کو دیکھ کر پروردگار عالم نے وحی نازل فرمائی تھی کہ میرے نبی پریشان مت ہوں، روز محشر ایسے مظالم کے لئے یوم حساب ہی ہے: وَاِذَا الْمَوْءٗدَۃُ سُئِلَتْ بِاَیِّ ذَنْبٍ قُتِلَتْ "اور جب زندہ درگور لڑکیوں کے بارے میں سوال کیا جائے گا کہ انہیں کس گناہ میں مارا گیا ہے۔" اے یمن میں بارود کی نظر ہو جانے والے ننھے پھولو، تمہارے خون کا حساب دنیا میں بھی ہوگا اور آخرت میں اللہ کے سامنے تمہیں بلایا جائے گا اور تمہاری پکار عدل الٰہی کی زنجیریں ہلا رہی ہوگی۔ اس وقت تمہیں انصاف ملے گا، کیونکہ وہاں مفادات کا ٹکراؤ نہیں ہوگا، وہاں قومی مفاد نہیں ہوگا، وہاں طاقتور مظلوم ہوگا، وہاں فیصلہ کرنے والا وہی ہوگا جو گواہ بھی ہے۔ وہاں تمہیں پورا پورا انصاف دیا جائے گا۔

دفعہ 35 A کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کہانی بھیانک نتائج کا پیش خیمہ ثابت ہو سکتا ہے :محبوبہ مفتی

سرینگر/ ریاست کی سابق وزیر اعلیٰ اور پی ڈی پی صدر نے اس بات کا انکشاف کیا کہ بی جے پی سے وابستہ دو ممبران اسمبلی دفعہ 35 اے کو برقرار رکھنے کی حمایت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ دونوں ممبران نے پارٹی ہائی کمانڈ کو بھی اس سلسلے میں آگاہ کیا ہے۔ پی ڈی پی صدر محبوبہ مفتی کا کہنا ہے کہ بی جے پی سے وابستہ دو ممبران اسمبلی راجیش گپتا اور ڈاکٹر گگن بھگت دفعہ 35 اے کو برقرار رکھنے کی کھل کر حمایت کرتے ہیں۔ محبوبہ مفتی کے بقول اگر مرکز نے اس قانون کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کی تو ریاست میں تشدد کی نئی لہر شروع ہوگی جس پر قابو پانا مشکل ہی نہیں ناممکن ہو کر رہ جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ اس دفعہ کے تحت ہی مرکز اور ریاست کے درمیان رشتہ قائم ہے اور اگر مرکز نے اس قانون کو کالعدم قرار دیا تو بھارت اور ریاست کے درمیان یہ رشتہ خود بخود ختم ہو کر رہ جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ اس دفعہ کو ہٹانے سے ریاست کے تینوں خطوں کے لوگوں کا نقصان ہوگا کیونکہ سرکاری نوکریوں پر غیر ریاستی باشندے قبضہ کر بیٹھیں گے جس کے نتیجے میں ریاست جموں وکشمیر میں بے روزگاری حد سے زیادہ بڑھ جائے گی جس کے کسی بھی صورت میں مثبت نتائج سامنے نہیں آ سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ دفعہ 35 اے پر ریاست کی سبھی پارٹیوں کا ایک ہی موقف ہے کہ اگر اس قانون کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کی گئی تو اس کے سنگین نتائج برآمد ہوں گے۔

پی ڈی پی اور بھاجپا میں آج بھی ملی بھگت
35A کی تفصیلی رپورٹ ایک سال سے سپریم کورٹ میں داخل نہیں کرائی گئی/عمر عبداللہ

سرینگر/ سی این آئی/ پی ڈی پی اور بھاجپا کے درمیان آج بھی ملی بھگت کا انکشاف کرتے ہوئے نیشنل کانفرنس کے نائب صدر عمر عبداللہ نے کہا کہ حکومت کی طرف سے آج تک 35A سے متعلق تفصیلی رپورٹ سپریم کورٹ میں داخل نہیں کی گئی ہے اور 60 صفحات پر مشتمل مذکورہ تفصیلی رپورٹ آج بھی سول سکریٹریٹ میں لا سکریٹری کے میز پر ایک سال سے پڑی ہوئی ہے۔ جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ 35A کے خاتمے کیلئے قلم دوات جماعت اور بی جے پی میں برابر اشتراک تھا اور پی ڈی پی والے باہری دنیا کو زبانی جمع خرچ سے گمراہ کر رہے تھے جبکہ عملی طور پر اس قانون کے دفاع کیلئے برائے نام اقدامات اٹھائے جا رہے تھے۔ پی ڈی پی حکومت کا فرض بنتا تھا کہ وہ اس تفصیلی جواب کو سپریم کورٹ میں داخل کرتے لیکن ان کو کرسی پیاری تھی اور اس جماعت کے خود ساختہ لیڈران بھاجپا کو ناراض کرنے کی غلطی نہیں کرنا چاہتے تھے۔ سی این آئی کے مطابق ان باتوں کا اظہار انہوں نے آج حلقہ انتخاب چاڈورہ کے پارٹی عہدیداران اور کارکنان کے ایک روزہ کنونشن سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ اس موقعے پر پارٹی جنرل سکریٹری علی محمد ساگر، صوبائی صدر ناصر اسلم وانی، سینئر لیڈر عبدالرحیم راتھر، ترجمان اعلیٰ آغا سید روح اللہ مہدی، وسطی زون صدر علی محمد ڈار، (ایم ایل سی) پارٹی لیڈران تنویر صادق اور منظور احمد وانی بھی موجود تھے۔ عمر عبداللہ نے اپنے خطاب میں کہا کہ محبوبہ مفتی آج مگر مچھ کے آنسو بہاتی پھر رہی ہے اور کہتی ہیں کہ بھاجپا نے انہیں 3 سال زہر پلایا، اگر واقعی آپ کو بھاجپا زہر پلا رہی تھی تو آپ نے کرسی کیوں نہیں چھوڑی؟ آپ سے تو کرسی چھینی گئی۔ محبوبہ مفتی کہتی ہیں کہ بھاجپا این آئی اے اور سی بی آئی کے ذریعے ان کی پارٹی کو توڑنے کی کوشش کر رہی ہے، اگر واقعی یہ حقیقت ہے تو خدارا بتائیے کہ آپ کے ممبران نے آج راجیہ سبھا میں بی جے پی کیخلاف ووٹ کیوں نہیں ڈالا؟ اور غیر حاضر رہ کر بھاجپا کی در پردہ مدد کیوں کی؟ سچ تو یہی ہے کہ آپ کی آج بھی بھاجپا کیساتھ ملی بھگت ہے نہیں تو آپ نے ہماری طرح سپریم کورٹ میں جا کر 35A کے دفاع کیلئے وکیل کیا ہوتا یا پھر آپ کی جماعت کے قابل وکیل دفاع کیلئے آگے گئے ہوتے۔ جموں وکشمیر کی خصوصی پوزیشن کیخلاف ہو رہی سازشوں پر زبردست تشویش کا اظہار کرتے ہوئے عمر عبداللہ نے کہا کہ "ہم کافی عرصے سے ایسی سازشوں کا مقابلہ کرتے آئے ہیں، جن کے ذریعے نیشنل کانفرنس کو اس سرزمین سے ختم کرنے کی کوششیں کی گئیں مختلف اوقات میں ان سازشوں کے الگ الگ طریقے تھے، بالکل آج ہی کے دن 1953 میں شیر کشمیر شیخ محمد عبداللہ کو غیر قانونی، غیر جمہوری اور غیر آئینی طور گرفتار کیا گیا، سازشوں کا سلسلہ تب سے لیکر آج تک جاری ہے، بیچ بیچ میں ہم نے 84 بھی دیکھا، ہم نے 87، اور 90 بھی دیکھا، ہم نے 2002 دیکھا، دشمنوں کا مدعا و مقصد یہی رہا کہ جتنا زیادہ نیشنل کانفرنس کمزور ہو اتنا ہی وہ جموں وکشمیر کی آئینی پوزیشن کو بدلنے میں کامیابی ملے گی۔ آج اگر 35A کیخلاف انگلیاں اٹھائی جا رہی ہیں، اگر اس دفعہ کو آئین سے ہٹانے کی کوشش کی جا رہی ہے، اگر 370 کیخلاف سازشیں کی جا رہی ہیں، یہ اس بات کا نتیجہ ہے کہ نیشنل کانفرنس کو کمزور کیا گیا، آج اگر ہماری حکومت ہوتی، آج اگر یہاں مخلوط حکومتوں کا دور نہ ہوتا تو ان کو ہم یہاں تک بھی پہنچنے نہیں دیتے جہاں پر یہ عدالت کے ذریعے 35 اے پر حملہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔"

سرینگر کو "سمارٹ سٹی" کی فہرست سے ڈراپ کرانا گھری سازش: کشمیر اکنامک الائنس

سرینگر/ جے کے این ایس/ سرینگر کو "سمارٹ سٹی" کی فہرست سے ڈراپ کرانے کیلئے میونسپل کمشنر پر سازشیں رچانے کا الزام عائد کرتے ہوئے کشمیر اکنامک الائنس نے کہا کہ مذکورہ آفیسر نے شہری آبادی کے ساتھ عملاً اعلان جنگ کیا ہے۔ الائنس کے چیئرمین محمد یوسف چاپری نے گورنر انتظامیہ کو 10 دنوں کا الٹی میٹم دیا کہ اگر ایس ایم سی کمشنر کی تبدیلی عمل میں نہیں لائی گئی تو شہری عوام سڑکوں پر آنے سے نہیں ہچکچائے گی۔ جے کے این ایس کے مطابق سرینگر میں تجارتی اتحاد کشمیر اکنامک الائنس اور تعمیراتی معماروں کے اتحاد کے مشترکہ پلیٹ فارم سینٹرل کانٹریکٹرس کارڈی نیشن کمیٹی نے مشترکہ پریس کانفرنس کے دوران سرینگر میونسپل کارپوریشن کے کمشنر پر الزام عائد کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے شہر کی شان وشوکت کو ہی داؤ پر لگا دیا ہے۔ الائنس کے چیئرمین محمد یوسف چاپری نے کہا کہ ایک گھنٹے کی بارش نے گزشتہ ایک ماہ کے دوران کئی بار شہر کو غرقاب کیا، جس کی وجہ سے تاجروں اور تجارتی برادری کو کافی نقصان ہوا۔ انہوں نے کہا کہ سیلاب کے بعد سرینگر کی بیشتر نکاس آب کی نالیوں میں کیچڑ اور دیگر فضول چیزیں جمع ہوئی ہیں، اور رواں سال کے دوران ایک بھی ڈرین کی صفائی عمل میں نہیں لائی گئی۔ انکا کہنا تھا کہ ڈرینج کی صفائی کیلئے رقومات کے ساتھ ہاتھ بھی نہیں لگایا گیا، جس کی وجہ سے ڈرین اور نالیاں بند ہو چکی ہے اور معمولی بارشوں سے شہر ڈوب جاتا ہے۔ شہر کی صفائی میں مذکورہ افسر کی طرف سے عدم دلچسپی لینے کا الزام عائد کرتے ہوئے چاپری نے کہا کہ ہر سو بدبو اور غلاظت کا بازار گرم ہیں، جس کی وجہ سے براہ راست تجارت اور سیاحت زد میں آ رہی ہیں۔ انکا کہنا تھا کہ سرینگر میونسپل کارپوریشن میں صاف وصفائی کے اقدامات کیلئے درکار اشیاء سڑ رہی ہے اور میونسپل کارپوریشن کے کمشنر صرف اپنے دفتر میں ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے ہیں۔ محمد یوسف چاپری نے مزید کہا کہ کتوں کی نسبندی کا معاملہ بھی ٹھپ ہو کر رہ گیا ہے، جس کی وجہ سے ہر سو سڑکوں پر گلیوں میں کتوں نے اپنی سلطنت قائم کی ہے۔ انہوں نے گورنر انتظامیہ پر زور دیا کہ وہ مذکورہ افسر کا احتساب کریں کہ ان کے دور میں سرینگر میونسپل کارپوریشن میں کتنا کام ہوا، اور ان کے پیشرووں نے جو کام کیا تھا اس کو بھی کیوں ٹھپ کیا گیا۔ اس موقعہ پر سینٹرل کانٹریکٹرس کارڈی نیشن کمیٹی کے جنرل سیکریٹری اور کشمیر اکنامک الائنس کے شریک چیئرمین فاروق احمد ڈار نے سرینگر میونسپل کارپوریشن کو نشانہ بناتے ہوئے انہیں سیاسی تعیناتی کا نتیجہ قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ سابق مخلوط سرکار میں وزیر اعلیٰ کے نزدیکی رشتہ دار ہونے کے نتیجے میں انہیں اس اہم اور حساس محکمہ کی کمان دی گئی تاہم وہ ہر محاذ پر ناکام رہے۔ ان کا کہنا تھا کہ اس وقت بھی سرینگر میونسپل کارپوریشن کے خزانے میں 170 کروڑ روپے کی رقم موجود ہیں، تاہم کمشنر ایس ایم سی انہیں ہاتھ بھی نہیں لگا رہے ہیں اور اپنی نااہلی کا ثبوت دے رہے ہیں۔ فاروق احمد ڈار نے بتایا کہ ایک جانب سرینگر کو سمارٹ سٹی کے دائرے میں لایا جا رہا ہیں، اور دوسری جانب اس کو عہد قدیم میں پہنچا دیا گیا ہے۔ ان کا کہنا تھا "اصل میں میونسپل کمشنر کو ایک منصوبے کے تحت یہ اہم جگہ دی گئی تا کہ وہ شہر کو جنگل بنا کر اسمارٹ سٹی کی فہرست سے ڈراپ کرائے، وگرنہ اگر گورنر انتظامیہ میں تمام سیاسی تعیناتیوں کو ختم کیا گیا اور افسران کے تبادلے عمل میں لائے گئے تو مذکورہ افسر کس طرح ابھی بھی اس جگہ اور عہدے پر براجمان ہے"۔ انہوں نے گورنر انتظامیہ کو الٹی میٹم دیا کہ اگر 10 دنوں کے اندر ایس ایم سی کمشنر کو تبدیل کر کے کسی اہل افسر کو اس حساس محکمہ کی کمان نہیں سونپی گئی تو کشمیر اکنامک الائنس شہری آبادی سمیت سڑکوں پر آئے گی، جس کی ذمہ داری گورنر انتظامیہ پر عائد ہوگی۔ ڈار نے واضح کیا کہ شہری آبادی کے ساتھ کسی بھی امتیازی سلوک کو برداشت نہیں کیا جا سکتا۔ پریس کانفرنس میں کشمیر اکنامک الائنس کے نائب چیئرمین اعجاز شہدار، تصدق حسین لاوے، مرتاج کانٹریکٹرس کے صدر وکارڈی نیشن کے سیکریٹری ارشاد احمد بٹ اور سینئر لیڈر حاجی نثار احمد موجود تھے۔

بڈگام : پارس ،آباد پورہ اور ملحقہ علاقہ جات انتظامیہ کی نظروں سے اوجھل

سرینگر/ جے کے این ایس/ بڈگام سے صرف دس، گیارہ کلومیٹر دوری پر واقع علاقہ پارس، آباد پورہ اور ازروشالکوٹ، ریاستی انتظامیہ کی عدم توجہی کے شکار ہو گئے ہیں۔ مذکورہ علاقے ریاست کے دور دراز پہاڑی علاقوں کی عکاسی کر رہے ہیں۔ جے کے این ایس کے مطابق وسطی ضلع بڈگام کے علاقے: پارس آباد، شالکوٹ اور آباد پورہ پوری طرح سے ریاستی انتظامیہ کی غفلت شعاری اور عدم توجہی کے شکار بن گئے ہیں۔ انتظامیہ کی لاپرواہی نے مذکورہ علاقوں کے عوام کا جینا دوبھر کر دیا ہے۔ پارس آباد علاقہ سے تعلق رکھنے والے ماسٹر کفایت حسین کا کہنا ہے کہ علاقہ میں بنیادی سہولیات کا زبردست فقدان ہے، سڑکوں کی حالت ناگفتہ بہ، بجلی نظام کی ابتر صورتحال اور طبی سہولیت کے فقدان نے انہیں ہجرت کرنے پر مجبور کر دیا ہے۔ کفایت حسین کا کہنا ہے کہ تقریباً دو سال پہلے علاقہ میں دو کروڑ روپے کی مالیت سے جدید طرز پر پرائمری ہیلتھ سینٹر کی عمارت تعمیر کی گئی، جس کیلئے لوگوں نے زمین وقف کیا اور لاکھوں روپے مالیت کے درختوں کا صفایا بھی کیا۔ لیکن دو سال گزر جانے کے باوجود بھی اس سینٹر کو نہیں کھولا گیا۔ ان کا کہنا ہے کہ اگرچہ علاقہ میں معمولی نوعیت کی ڈسپنسری موجود ہے لیکن وہاں طبی سہولیات خاص طور پر طبی ونیم طبی عملہ کی کافی قلت ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ کئی بار ہم نے متعلقہ محکمہ کو پرائمری ہیلتھ سینٹر چالو کرنے کا مطالبہ کیا لیکن وہ عملہ کی قلت کا بہانہ بنا کر ہمارے مطالبہ کو نظر انداز کر رہے ہیں۔ مشتاق احمد نامی ازروشالکوٹ کے باشندے نے ہمارے نمائندے کو بتایا کہ علاقے کی سڑکیں انتہائی خستہ ہیں اور نہ تو ڈرینج سسٹم کا کوئی خاطر خواہ انتظام ہے اور نہ آبپاشی کا۔ مشتاق کا کہنا ہے کہ تقریباً دس سال پہلے PMGSY کے تحت ازروشالکوٹ سے شولی پورہ تک روڈ نکالا گیا لیکن دس سال گزر جانے کے باوجود بھی ابھی تک سڑک پر نہ ہی تارکول بچھایا گیا اور نہ کوئی متبادل طریقہ اختیار کیا گیا۔ ان کا مزید کہنا ہے کہ مذکورہ سڑک پر ایک جگہ پل تعمیر کرنے کی ضرورت ہے لیکن تاحال وہ پل بھی تعمیر نہ ہو سکا جس سے علاقہ کے عوام خاص طور پر اسکولی بچوں کو شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا۔ مشتاق کا کہنا ہے کہ مقامی کسانوں کو آبپاشی کیلئے کافی دقتوں کا سامنا کرنا پڑ رہا کیونکہ آبپاشی نہریں بھی غیر اطمینان بخش ہیں۔ آباد پورہ کے عوام نے بھی ریاستی انتظامیہ کو غفلت شعاری کا الزام عائد کرتے ہوئے کہا کہ علاقہ آباد پورہ میں عوام کو کافی مشکلات درپیش ہیں۔ انتظامیہ عوام کے مسائل ومشکلات سے باخبر ہونے کے باوجود بھی ٹس سے مس نہیں ہو رہے ہیں۔ محمد ابراہیم کا کہنا ہے کہ علاقے میں بجلی ترسیلی نظام کی حالت یہ ہے کہ بجلی کے کھمبوں کے بجائے ترسیلی لائن اخروٹ اور دیگر درختوں پر آویزاں کی گئی ہے۔

کشمیر میں ہندو مسلم بھائی چارے کی ایک اور مثال

پلوامہ میں پنڈت خاتون کا انتقال؛آخری رسومات میں مسلمانوں کی شرکت

پلوامہ/ اے پی آئی/ جنوبی ضلع پلوامہ میں ہندو مسلم بھائی چارے کی ایک اور مثال پھر سے اس وقت دیکھنے کو ملی جب پلوامہ کے ایک گاؤں میں پنڈت خاتون کی آخری رسومات میں مسلمانوں نے شرکت کرتے ہوئے صدیوں پرانی بھائی چارے کی روایت کو جاری رکھا۔ تفصیلات کے مطابق جنوبی ضلع پلوامہ کے منگہامہ علاقے میں ایک دفعہ پھر ہندو مسلم بھائی چارے کی مثال دیکھنے کو ملی جب مسلمانوں نے ایک پنڈت خاتون کے انتقال پر آخری رسومات میں حصہ لیا۔ نمائندے کے مطابق پلوامہ ضلع ہیڈکوارٹر سے تقریباً چار کلومیٹر دور علاقہ منگہامہ سے تعلق رکھنے والی پنڈت خاتون شری متی جانکی جن کی عمر تقریباً 100 کے قریب تھی انتقال کر گئی۔ خبر پھیلتے ہی جہاں پوری پنڈت برادری میں رنج وغم کی لہر دوڑ گئی وہیں مسلمانوں کی بھاری تعداد نے بھی ان کے انتقال پر نہ صرف دکھ کا اظہار کیا بلکہ آخری رسومات انجام دینے تک شانہ بشانہ پنڈت برادری کے ساتھ رہے۔ نمائندے نے بتایا کہ مطابق مسلمانوں کی بڑی تعداد نے مرحومہ کے گھر جا کر لواحقین کے ساتھ تعزیت کا اظہار کیا۔ معلوم ہوا ہے کہ مرحومہ کی عمر تقریباً سو سال کے قریب تھی۔ پنڈت خاتون کے انتقال پر مسلمانوں نے انکی آخری رسومات میں حصہ لے کر صدیوں پرانے مسلم بھائی چارے کو قائم رکھا۔

بچوں کی حامل بس پر سعودی حکومت کی وحشیانہ بمباری، 90 سے زائد شہید و زخمی

اقوام متحدہ کا یمنی بچوں کے بیرحمانہ قتل عام کے بارے میں تحقیق کا مطالبہ اور پرزور مذمت

صنعاء/ولایت ڈیسک رپورٹ

سعودی حکومت کے جنگی طیاروں نے یمن کے صوبے صعدہ کے شہر ضحیان میں یمنی بچوں کو لے جانے والی بس کو نشانہ بنایا ہے جس میں درجنوں کم سن بچے شہید اور زخمی ہوئے ہیں۔ صعدہ میں اسپتال کے ذرائع نے بتایا ہے کہ ضحیان میں بچوں کی حامل بس پر سعودی حکومت کی وحشیانہ بمباری میں کم سے کم اکتالیس عام شہری شہید اور پچاس سے زائد زخمی ہوئے ہیں۔ انٹرنیشنل ریڈ کراس کمیٹی نے بھی اپنے ایک ٹویٹ میں اس بات کی تصدیق کی ہے کہ شہید اور زخمی ہونے والوں میں زیادہ تعداد بچوں کی ہے۔ یہ پہلی بار نہیں ہے جب یمن کے خلاف تین سال سے زیادہ عرصے سے جاری جنگ کے دوران سعودی جنگی طیاروں نے بے گناہ بچوں اور عام شہریوں کو خاک وخون میں غلطاں کیا ہے۔ گزشتہ ہفتے بھی سعودی حکومت کے جنگی طیاروں نے یمن کے مغربی ساحلی شہر الحدیدہ میں ایک اسپتال اور شہر کی مچھلی مارکیٹ پر بمباری کی تھی جس میں کم سے کم ساٹھ عام شہری شہید ہو گئے تھے۔ سعودی عرب نے مارچ دو ہزار پندرہ سے یمن کو زمینی، فضائی اور سمندری جارحیت کا نشانہ بنا رکھا ہے جس کے نتیجے میں ہزاروں بے گناہ یمنی شہری شہید اور زخمی ہوئے ہیں اور لاکھوں افراد کو اپنا گھر بار چھوڑنے پر مجبور ہونا پڑا ہے۔ امریکہ، متحدہ عرب امارات اور چند دوسرے ممالک اس وحشیانہ اور لاحاصل جنگ میں سعودی عرب کی حمایت اور اس کا ساتھ دے رہے ہیں۔ ادھر اقوام متحدہ کے سکریٹری جنرل نے سعودی عرب کے جنگی طیاروں کی مجرمانہ بمباری کے نتیجے میں یمنی اسکول کے بیگناہ بچوں کے قتل عام کے بارے میں تحقیق کا مطالبہ کیا ہے۔ سعودی عرب یمن میں آشکارا اور کھلے عام جنگی جرائم کا ارتکاب کر رہا ہے۔ اقوام متحدہ کے سکریٹری جنرل گوترش نے سعودی عرب کے جنگی طیاروں کی یمن کے صوبہ صعدہ پر شرمناک اور مجرمانہ بمباری کے نتیجے میں یمنی اسکول کے بیگناہ بچوں کے قتل عام کے بارے میں تحقیق کا مطالبہ کیا ہے۔ سعودی عرب یمن میں آشکارا اور کھلے عام جنگی جرائم کا ارتکاب کر رہا ہے۔ اقوام متحدہ کے سکریٹری جنرل کے معاون فرحان حق نے ایک سرکاری بیان میں اعلان کیا ہے آنتونیو گوترش نے سعودی عرب کے جنگی طیاروں نے وحشیانہ بمباری میں یمنی بچوں کے قتل عام کی مذمت کرتے ہوئے حملے کے بارے میں فوری تحقیق کا مطالبہ کیا ہے۔ ذرائع کے مطابق جمعرات کی صبح کو سعودی عرب کے جنگی طیاروں نے یمنی اسکول کے بچوں کی بس پر بمباری کرکے 50 سے زائد بچوں کو شہید اور 77 کو زخمی کر دیا۔ ادھر یمن کی اعلی انقلابی کونسل کے سربراہ نے روس، چین اور فرانس سے سکیورٹی کونسل کا ہنگامی اجلاس بلانے کا مطالبہ کیا ہے۔ عرب ذرائع کے مطابق سعودی عرب نے یمن پر گذشتہ تین سال سے بے رحمانہ جنگ مسلط کر رکھی ہے اور وہ یمنی عوام کے خلاف کھلے عام جنگی جرائم کا ارتکاب کر رہا ہے۔

امام محمد تقی جواد (ع) کی سیرت طیبہ پر عمل کرکے انسانیت کو مسائل سے نجات دلائیں: مولانا مسرور عباس

سرینگر//آفتاب امامت کے نویں تاجدار حضرت امام محمد تقی علیہ السلام کے یوم شہادت کے موقع پر جموں وکشمیر اتحاد المسلمین کے زیر اہتمام پائین سوپور میں ایک عظیم الشان مجلس عزاداری منعقد ہوئی جس میں ہزاروں عاشقان اہلبیت نے شرکت کرکے امام زمانہ عجل اللہ تعالی فرجہ کو پرسہ پیش کیا۔ مجلس عزا میں نامور ذاکرین کرام نے دلگداز طرز میں روایتی کشمیری مرثیہ خوانی کرتے ہوئے اہلبیت طاہرین کی سیرت طیبہ کے مختلف گوشوں کو اجاگر کیا اور اہلبیت طاہرین پر ڈھائے گئے مظالم ومصائب بیان کئے۔ عزاداری کی اس عظیم الشان مجلس سے سینئر حریت رہنما مولانا مسرور عباس انصاری نے خطاب کیا۔ اپنے مدلل خطاب میں انہوں نے حضرت امام محمد تقی علیہ السلام کے فضائل وکمالات پر مفصل روشنی ڈالی۔ مولانا نے کہا کہ امام جواد علیہ السلام کو کمسنی ہی میں مصائب ومشکلات کا مقابلہ کرنے کیلئے تیار ہونا پڑا لیکن ان تمام مصائب ومشکلات کے مقابلے میں امام جواد سیسہ پلائی ہوئی دیوار کے مانند ڈٹ کر کھڑا رہے اور تمام رنج ورسائیوں کے باوجود علم وفضل، زہد وتقویٰ اور صبر وصداقت میں کمال حاصل کیا۔ انہوں نے کہا کہ امام جواد کمسنی میں بے مثل شخصیت کے طور پر ابھرے جو چھوٹی عمر کے باوجود سب کی توجہ کے مرکز بنے اور دوست و دشمن ان کے علمی کمالات وفضائل کے قائل تھے۔ مولانا مسرور عباس نے کہا کہ امام جواد نے حکمرانوں کی جنگی سیاست پر بنا کسی خوف وڈر کے پردہ اٹھایا اور حق و صداقت کی علم بلند کی۔ انہوں نے کہا کہ امام جواد علیہ السلام کی سیرت اقدس پر عمل کرکے انسانیت کو درپیش مسائل ومشکلات سے نجات دلایا جا سکتا ہے جن کی مختصر زندگی تمام بشریت کیلئے مشعل راہ ہے۔ مولانا انصاری نے یمن میں بمباری کے نتیجے میں مسلمانوں خصوصاً کمسن بچوں کے قتل عام اور اس پر اقوام عالم اور خصوصاً اقوام متحدہ کی مجرمانہ خاموشی کی شدید مذمت کرتے ہوئے یمن کے مظلوم عوام کے ساتھ یکجہتی کا اظہار کیا۔ انہوں نے یوم آزادی پاکستان پر پاکستانی قوم کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے کہا ملت کشمیر پاکستان کی کامیابی ترقی اور کامرانی کے خواہشمند ہے کیونکہ مملکت پاکستان کشمیری قوم کی رفیق اور شفیق مملکت ہے جنہوں نے بھرپور انداز میں کشمیری قوم کو حصول حق خودارادیت کیلئے سیاسی سفارتی اور اخلاقی امداد پیش کیا۔

نہتے یمنی بچوں پر وحشیانہ بمباری انتہائی شرمناک: پیروان ولایت

سرینگر// پیروان ولایت جموں وکشمیر نے یمن میں اسکولی بس پر وحشیانہ بمباری کی شدید مذمت کی ہے۔ تنظیم کا سربراہ مولانا سید محمد شبیر قمی اور صدر مولانا شبیر احمد صوفی نے سعودی بمباری کی سخت الفاظ میں مذمت کرتے ہوئے اس طرح کی کارروائی کو بزدلانہ حرکت قرار دیا۔ مولانا قمی نے ظالم سعودی اتحادی افواج کی وحشیانہ بمباری پر اسلامی ٹھیکہ داروں کی خاموشی کو مجرمانہ فعل قرار دیتے ہوئے کہا کہ انہیں معصوم یمنی بچوں کے خون کے ایک ایک قطرے کا جواب دینے پڑے گا۔ مولانا نے سوالیہ انداز میں کہا کہ اگر اسلامی ممالک کی آرگنائزیشن اس طرح کی کھلی بربریت پر روک نہ لگا سکتے ہیں تو اس آرگنائزیشن سے اور کوئی امیدیں وابستہ رکھ سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ سعودی بربریت پر او آئی سی کی خاموشی معنی خیز ہے جس سے واضح ہو جاتا ہے کہ یہ تنظیم سعودی ریالوں میں بک چکی ہے۔ مولانا نے کہا کہ اقوام متحدہ اب صرف ہڈیوں کا ڈھانچہ رہ گیا جنہوں نے صرف مذمتی بیانوں تک اپنا دائرہ محدود کر دیا ہے۔ مولانا نے کہا کہ نہتے اسکولی بچوں کو خاک وخون میں نہلانے کے باوجود اقوام متحدہ سعودی بربریت کے خلاف کوئی خاطر خواہ قدم نہیں اٹھا سکا جو انتہائی افسوسناک عمل ہے۔ انہوں نے کہا کہ اقوام متحدہ کی زبانی مذمتی بیانوں سے کسی کا پر بھی نہیں کٹ سکتا بلکہ یہ صرف الفاظوں کا ضیاں ہے۔ تنظیم کے صدر مولانا شبیر احمد صوفی نے بھی یمنی اسکولی بچوں پر سعودی وحشیانہ بمباری پر سخت برہمی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ سعودی بربریت پر اقوام متحدہ، او آئی سی، اور انسانی حقوق کی تنظیموں کی خاموشی افسوسناک عمل ہے جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ یہ نام نہاد تنظیمیں جانبداری کا مظاہرہ کرکے دنیا بھر کے مظلوم عوام کی آواز کو دبانے کی کوششیں کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ امت مسلمہ کو بیدار ہونے کی ضرورت ہے کیونکہ اسلامی دنیا کے ٹھیکہ دار اغیار اور یہودیوں میں بک چکے ہیں جو مذہب اسلام کو بدنام اور اس کو نقصان پہنچانے کی کوششوں میں مصروف ہیں۔

Thank you Canada

By:Ali Anouzla

Canada took on a courageous position through its foreign minister and embassy in Riyadh when it expressed its concern regarding the Saudi authorities' arrest of human rights activists, including women and called for their release. These human rights activists are only guilty of bravely expressing their opinions and defending the rights of the oppressed citizens in the Kingdom of fear. The Canadian position is not new, as several international human rights organisations and the American State Department criticised the human rights situation in Saudi Arabia,

Especially regarding the freedom of expression, freedom of religion and beliefs, women's rights, the situation of expatriates and the lack of criminal justice. In recent years, these reports added to the crimes committed by the Saudi-led coalition air force in Yemen. *#SaudiActivists*

The new situation that coincided with the Canadian position is Saudi Arabia's angry and unbalanced reaction. Saudi Arabia reacted by dismissing the Canadian ambassador from Riyadh, recalling the Saudi ambassador from Ottawa, freezing investment transactions between the two countries, ending scholarships for Saudi students in Canada, and stopping all Saudi Airline trips to Canadian cities. On the other hand, Canada's reaction was diplomatic and graceful, as its foreign minister announced that she is "very comfortable" with Canada's position and that "Canada will,

Always stand up for human rights in Canada and around the world — and women's rights are human rights." This is stipulated by the Canadian Charter of Rights and Freedoms, which is a bill of rights included in the Constitution. It is even considered higher than the Canadian Constitution because it cannot be amended or modified, and it includes general principles, such as the defence of fundamental rights that everyone everywhere shares.The irony in the Saudi reaction is that the tweet by the Canadian embassy in Riyadh which triggered the crisis between Saudi Arabia and.

Canada, only expressed its alarm at the arrest of a Saudi activist, Samar Badawi, and called for her release. This was met with the unexpected and aggressive Saudi reaction.

However, earlier this year, the US State Department's annual Country Reports on Human Rights Practices was issued and it included an entire chapter on Saudi Arabia, criticising the human rights situation in the country. It also revealed the human rights abuses committed by its authorities against activists and members of the ruling family.The report also mentioned that the Saudi authorities arbitrarily arrested political opponents and religious leaders and that even prominent members of the ruling family, as well as prominent businessmen, were not spared.

According to the State Department report, all of these arrests were extrajudicial and none of the detainees were given trials. As for the princes and businessmen who were released, settlements were negotiated with them. Furthermore, the American report did not only criticise the human rights situation inside Saudi Arabia, but also dedicated a section to criticise the Saudi war in Yemen and its violation of the rights of civilians there. Despite all these criticisms documented in an official report, Riyadh did not react to Washington, and the new Saudi rulers went on to.

Conclude the "Deal of the Century" according to which US President Donald Trump was given over $450 billion, which he considered to be the price for his protection of the Saudi government.Ironically, Canada has investment interests with Saudi Arabia, and the value of trade between the two countries is about $3 billion. It is in Canada's interests to continue such trade, as it considered Saudi Arabia its second economic partner in the Middle East. Since the arrival of Justin Trudeau as prime minister, Canada has suspended the completion of a $12 billion arms sale to.

Saudi Arabia since 2014, made under his predecessor, due to pressure from Canadian human rights organisations.This prompted Trudeau to commit to refraining from making any deal with similar countries in the future.Observers expect this crisis to be the appropriate time for the young Canadian prime minister to get rid of the burden of this deal, which was in fact no more than an attempt to buy Canada's silence with regards to the defence of human rights at the global level. Canada may follow the example of Germany, which suspended all its arms sales to.

Saudi Arabia earlier this year.Before this, Norway and Sweden cancelled all of their arms deals with Saudi Arabia with the stroke of a pen! In Belgium, the Supreme Court issued a decree in July banning arms exports to Saudi Arabia because of the human rights conditions in the country.This crisis has exposed two faces of hypocrisy, the hypocrisy of the Saudi authorities, which are silent when criticism comes from the American authorities which issues insulting statements, and sometimes even direct or implicit accusations of supporting terrorism by President Trump.

The other face is the Western hypocrisy, which has been demonstrated by several countries, foremost among them America, Britain and France, considered the cradle of the Universal Declaration of Human Rights, when they are silent in the face of Saudi Arabia's human rights violations, not only inside the country, but also in Yemen, carried out with weapons purchased from these Western countries.Perhaps the most important aspect of this new crisis between Saudi Arabia and Canada, which we do not know when and how it will end, is that it reminded the world of.

The abhorrent human rights situation in Saudi Arabia and of the abuses taking place within the Kingdom of fear, given the absence of a constitution or laws guaranteeing rights and protecting individuals, as well as providing them with a fair trial.The Saudi-Canadian crisis has broken the taboo that most Western countries are too afraid to approach and therefore avoids addressing Saudi Arabia's human rights record, as a means to preserve its economic interests and military deals. Will Canada's boldness break the West's silence about abuses in the Kingdom of fear? The answer to this question is left for the upcoming days.

Will fight every battle to protect Art 35 A: NC

Kulgam: National Conference on Sunday reiterated its resolve to protect and safeguard states special status and defeat the forces hell-bent to divide state on regional and religious lines. Addressing the Party's monthly South Zone Committee Meeting at Chawalgam Kulgam, the NC South Zone President Dr Bashir Veeri said, "Mehbooba Mufti led government was neither interested nor prepared to challenge the petition on Art 35 A at SC instead they were more interested in issuing rhetorical statements. Now everyone is ready to fight for its continuance and their machinations to subvert states special status stand exposed." "In 2015, our legislators protested vociferously in the state Assembly against PDP BJP governments inability to challenge the petition in the SC. They had no idea and feigned ignorance. Upon our persistent protests inside the assembly and the subsequent protests by our cadre across the state, then govermmwnt was forced to start legal proceedings to protect Art 35 A in the SC," he said. "National Conference has always fought against divisive forces working to weaken and subvert people's rights.

WHEN OWN KITHS WRECK TO LEAD

BY AL-HUSSAINI

How the tear drops in succession & dusky fall
How the people mirror in them & giggling tall
How the dismal clouded with barrage of woes
How the pockets crammed with soothing call

Ye scurrying hideously, to wreck my jolly dale
Ye quick stepping as caught, then turned pale
O! Swinging to hail the cradle, had served thee
Thy rough, fishy hands at arms to tear my tale

Unfamiliar oppressive tides, scraping blood tie
Found the tide crowned ,visage making me die
As the crown pearled ,with our toys we did toy
My innocence dethroned me ,let him be with lie

As delight snow capped mountains, came to say
We are not strangers here, no down pouring way
Our fall ,sleeting with hug, you win and but i bear
Now proud less before tidy streams, left me at bay

O! Lapless wails strike stones, where is the heart
Aren't the meek petals stuffed with grudgeful art?
Where the merciful cloud, flicking generous rain!
Cracked land craving to have green on injury part.

Author hails from Bemina ,Khomeini Chowk
Can be reached at rather3434@gmail.com

Printer,Publisher & Owner:Waseem Raja;Editor in Chief:Waseem Raja;Ass.Editor:Mohammad Afzal Bhat;R.N.I No:JKBIL/2015/6342
Published From:Maisuma Bazar,Gaw Kadal Srinagar (J&K);Adms.Office:Abi Guzar, Hotel Ash Srinagar; Printed at:Khidmat Offeset,Abi Guzar The Bund,Srinagar; Contact:+91-9419001884;Email:editorwilayattimes@gmail.com; Website:www.wilayattimes.com

3rd Year of Publication

Srinagar

WILAYAT Weekly TIMES

Want to Write for Wilayat Times?

Drop your articles and stories at

editorwilayattimes@gmail.com; www.wilayattimes.com

Share and Stay Connected with us @

Vol:04 | Issue:33 | Pages:16 | 13th August 2018 to 19th August 2018 Rs.5/-

The Ceremony of Dusting and Cleaning of the Sacred Shrine of Imam Reza (A.S)

Celebrating the blessed days of the month of Dhil-Qa'dah, marking the recommended day for making a pilgrimage to the Holy Shrine of 7th successor of Holy Prophe (Pbuh), Imam Ali Ibn Musa al-Reza (a.s.), Wali Amr Muslimeen Imam Khamenei attended the ritual ceremony of clearing dust from the noble tomb of Imam Ridha in Mashhad Iran. Meanwhile Supreme Leader of Islamic Revolution met with many grand scholars and the said ceremony was attended the famous scholars and officials of Imam Reza Shrine.